REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۱۹ ذوالحجہ ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۵ وفا ۱۳۳۵ھش | ۲۵ جولائی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۷۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت مری پہنچ گئے

مری ۲۳ جولائی (بذریعہ تار) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مری سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مع قافلہ بخیریت مری پہنچ گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل حرارت تو ہو گئی مگر نسبتاً کم رہی اور صرف تھوڑے وقت کے لئے ہوئی۔ البتہ انتڑیوں اور معدہ میں دل کے پچھلے حصہ میں کافی تکلیف رہی۔ خون کے دوران کا زور جسم کے اوپر کے حصہ میں زیادہ ہے اور ٹانگوں کی طرف بہت کم ہے۔ جس کی وجہ سے پاؤں اور پنڈلیاں زرد ہو رہی ہیں اور منہ پر سرخی نظر آتی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت دونوں پاؤں میں نقرس کی تکلیف اور کمر میں شدید درد کے باعث ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ایک فتنہ پرداز شخص کے متعلق رپورٹ موصول ہونے پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ راولپنڈی کی طرف سے ایک رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ وہ رپورٹ اور اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو پیغام احباب جماعت کے نام ارسال فرمایا ہے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مولوی محمد صدیق صاحب شاہد کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

مکرم چیمہ صاحب افسر حفاظت نے مجھے کہا ہے کہ حضور اقدس کی خدمت میں لکھوں کہ راولپنڈی میں اللہ رکھا کو تم نے کس کے کہنے پر رکھا تھا؟ عرض ہے کہ گزشتہ رمضان کے مہینہ کی بات ہے کہ انجمن احمدیہ راولپنڈی میں اللہ رکھا آیا اور مہمانخانہ میں رہنے کے لئے کہا۔ میں نے جواب دیا کہ تم کو قادیان سے نکالا گیا تھا اس لئے اس جگہ نہیں رہ سکتے اس پر کہنے لگا کہ مجھے معافی مل چکی ہے

(۱) خصوصیت سے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا نام لیا کہ انہوں نے بھی مجھے ایک چٹھی امراء کے نام لکھ کر دی تھی کہ معافی مل چکی ہے۔ لیکن اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔

(۲) علاوہ اس کے اور بھی خاندان کے افراد کی چٹھیاں میرے پاس ہیں ایک خط میاں عبد الوہاب صاحب عمر کا مجھے دکھایا جس میں محبت بھرے الفاظ میں اللہ رکھا سے تعلقات کا اظہار کیا گیا تھا کہ ہم تو بھائیوں کی طرح ہیں اور امی جان تم کو بیٹوں کی طرح سمجھتی تھیں۔ یہ خط میں نے خود پڑھا تھا۔ اور اس سے میری تسلی ہو گئی اور میں نے اس کو احمدی خیال کر کے مہمانخانہ میں رہنے کی اجازت دے دی۔

(۳) راولپنڈی میں میرے پاس تین دن رہنے کے بعد کہنے لگا کہ مولوی علی محمد صاحب اجمیری (سیکرٹری رشد و اصلاح) میرے اپنے آدمی ہیں اس لئے میں وہاں جاتا ہوں۔ وہاں کئی دن رہا۔ اور اس دوران میں ملتا رہا۔ اور مختلف احمدیوں خصوصاً کرنل محمود صاحب کے گھر سے کھانا بھی کھاتا رہا۔

(۴) چند دنوں کے بعد اپنا تھوڑا سا سامان میرے پاس چھوڑ کر کہنے لگا کہ میں اگلی جماعتوں کا دورہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر کیمل پور۔ پشاور۔ مردان۔ ایبٹ آباد مانسہرہ اور بالاکوٹ تک قریباً ڈیڑھ مہینہ پھرتا رہا۔ اور اب راولپنڈی اپنا سامان لینے کے لئے واپس آیا۔ چونکہ خاکسار مری تھا اس لئے اس جگہ آ گیا۔ اور آج ہی راولپنڈی واپس گیا ہے۔ اور جاتے ہوئے مندرجہ ذیل پتہ دے گیا ہے۔ بنسبت اللہ

رکھا ۲۴ برمکان غلام رسول ۳۵ لاہور اور کہہ گیا کہ راولپنڈی سے ہو کر ربوہ جاؤں گا۔ اور وہاں چند دن رہنے کے بعد لاہور جاؤں گا۔

خدا بہتر جانتا ہے کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے سچ اور صحیح لکھا ہے اور میں نے کسی چیز کو چھپایا نہیں ہے اور میں نے اللہ رکھا سے یہ سلوک محض اس لئے کیا کہ وہ احمدی ہے۔ اور باقی افراد جماعت بلکہ مکرم امیر صاحب راولپنڈی کو بھی ملتا رہا ہے اُن میں سے کسی نے بھی مجھے یہ نہیں کہا تھا کہ اس کو اپنے پاس مت رکھو۔

نوٹ۔ لاہور میں وہ دکنز جودھامل بلڈنگ میں مکرم عبد الوہاب صاحب عمر اور حافظ اعظم صاحب کے پاس رہتا ہے۔ اس نے مجھے یہ بھی بتایا۔ کہ میرے تعلقات حافظ مختار احمد صاحب اور مولوی خورشید احمد منیر مربی لاہور اور قاضی محمد یوسف صاحب پراونشل امیر سرحد کے ساتھ گہرے ہیں۔

والسلام حضور کا ادنیٰ غلام

دستخط (محمد صدیق شاہد مربی راولپنڈی)

حضور ایدہ اللہ کا پیغام

"اللہ رکھا وہ شخص ہے جس نے قادیان کی جماعت کے بیان کے مطابق قادیان میں فساد مچایا تھا۔ اور بقول ان کے قادیان کے درویشوں کو تباہ کرنے کی کوشش شروع کر دی تھی اور جب قادیان کی انجمن نے اس کو وہاں سے نکالا۔ تو ان کے بیان کے مطابق اس نے بھارتی پولیس اور سکھوں اور ہندوؤں سے جوڑ ملایا اور قادیان کے درویشوں کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ جتنا وہ اس کو قادیان سے نکالنے کیلئے کوشش کرتے رہے۔ اتنا ہی یہ بھارتی پولیس کی مدد سے قادیان میں رہنے کی کوشش کرتا رہا۔ کوہاٹ کی جماعت کے نمائندوں نے ابھی دو دن ہوئے مجھے بتایا کہ یہ شخص کوہاٹ آیا تھا۔ اور وہاں اس نے ہم سے کہا تھا کہ جب خلیفۃ المسیح الثانی مر جائیں گے تو اگر جماعت نے مرزا ناصر احمد کو خلیفہ بنایا۔ تو میں ان کی بیعت نہیں کروں گا۔ ہم نے جواباً کہا کہ مرزا ناصر احمد کی خلافت کا سوال نہیں تو ہمارے زندہ خلیفہ کی موت کا متمنی ہے۔ اس لئے تو ہمارے نزدیک خبیث آدمی ہے یہاں سے چلا جا ہم تجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے مولوی محمد صدیق صاحب نے جو اس کا بتایا ہوا پتہ لکھا ہے۔ کوہاٹ کی

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ر جولائی سنہ ۵۶ء

عالم اسلام میں انقلاب

قسط اول

گذشتہ عیسوی صدی کے اواخر میں مسلمانانِ عالم کا انحطاط و زوال تقریباً مکمل ہو چکا تھا۔ مغرب نئے اسلحہ۔ نئے فلسفہ اور جدید عملی سائنس کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر تقریباً تمام دنیا پر چھا گیا تھا۔ سیاسی تباہی کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور دینی کمزوریوں نے مسلمانوں کو اپنا شکار بنا لیا تھا۔ اور مغربی سیاسی فوقیت کے ساتھ ساتھ دہریت اور عیسائی پادریوں نے موقع کو غنیمت سمجھ کر ہر طرف ڈاکے ڈالنے شروع کر دیئے تھے۔

برصغیر ہند میں یہ حملہ براہِ راست تھا۔ کیونکہ انگریز جو دراصل مغرب کا قوی ترین نمائندہ تھا۔ یہاں پر بلا شرکت غیرے قابض ہو چکا تھا۔

ضرور تھا کہ دہریت اور عیسائیت کے اس دوگونا حملہ سے اسلام کے لئے نئے سوال پیدا ہو جاتے۔ جن کا جواب مہیا کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ جماعت اسلامی کے جناب ملک نصر اللہ خاں صاحب عزیز مدیر ہفت روزہ ایشیا کے خیال کے مطابق اہل علم حضرات میں سے کوئی بھی وقت کے سوالوں کا جواب نہ دے سکا۔ حتیٰ کہ سرسید مرحوم بھی نہ دے سکے۔ جیسا کہ مدیر محترم نے فرمایا ہے۔ صرف سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے ان کا جواب دیا۔ اور اس ریلے کے سامنے بند باندھ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یہاں اسلام دہریت اور عیسائیت کے نرغہ سے بچ نکلا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کام کئے۔ ان میں سے چند بنیادی باتیں ہم اس جگہ پیش کرتے ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ

(۱) یہ زمانہ جہاد بالقلم کا ہے۔

(۲) مسلمانوں کو اپنے فقہی اختلافات رکھتے ہوئے باہم اتحاد و صلح سے کام لینا چاہیئے۔

(۳) جدید فلسفہ اور سائنس سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ اسلام کے پاس دلائل عقلی کا بھی ایسا اسلحہ خانہ ہے۔ کہ وہ جدید سے جدید اور بڑے سے بڑے فلسفیانہ خیالات کا بھی مقابلہ کر سکتا ہے۔

(۴) مغرب اور غیر مسلم اقوام میں تبلیغ کا میدان وسیع کر دینا چاہیئے۔

جو شخص بھی آپ کی تصانیف کا مطالعہ کرے گا۔ وہ ان باتوں کا اعادہ بار بار پائیگا۔ مگر بعض اہل علم حضرات نے بجائے آپ کی باتوں پر عمل کرنے کے آپ کی مخالفت شروع کر دی۔ تو آپ نے الہٰی اشارہ کے مطابق ایک جماعت کھڑی کی۔ اور ان باتوں میں اس کی رہنمائی فرمائی۔ اور ان اصولوں کے مطابق خود بھی سرگرم عمل ہو گئے۔ اور جماعت کو بھی اس طرف لگا دیا۔ اہل علم حضرات کے فتاویٰ کفر اور طوفان مخالفت کے باوجود آپ اپنے اس حقیقی کام میں لگے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اولوالعزم شخصیت کی رہنمائی میں مشرق و مغرب کے تقریباً تمام ممالک میں احمدیہ مشن قائم ہو چکے ہیں۔ بیسیوں زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور اسلامی لٹریچر پھیلایا جا چکا ہے۔ اس کام کا تھوڑا سا تصور دلانے کے لئے ہم تحریک جدید کے بیرونی مشن کے تمہیدی الفاظ میں سے ایک اقتباس درج ذیل کرتے ہیں :۔

"چنانچہ سنہ ۱۸۹۴ء میں دنیا بھر کے پادریوں کی جو عظیم الشان کانفرنس لنڈن میں منعقد ہوئی۔ اس کے ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے لارڈ بشپ آف گلوسٹر ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ نے کہا :

"اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحب تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آ رہا ہے۔ اور اس جزیرے میں بھی کہیں کہیں اس کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں .... یہ ان بدعات کا سخت مخالف ہے۔ جن کی بناء پر محمدؐ کا مذہب ہماری نگاہ میں قابل نفرین قرار پاتا ہے۔ اس نئے اسلام کی وجہ سے محمدؐ کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جا سکتے ہیں۔ پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے۔ افسوس ہے تو اس بات کا کہ ہم میں سے بعض کے ذہن اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔"

(The official report of the Missionary conference of the Anglican communion (1894 Page 64)

یہ تھا وہ عظیم الشان کارنامہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کے تحت سرانجام دیا۔ اس کی وجہ سے دنیا میں عیسائیت کے غلبہ کا خواب باطل ہو کر رہ گیا۔ یکسر الصلیب کا فریضہ اس امر کا متقاضی تھا۔ کہ جس طرح عیسائیت کے مبلغ مشرقی ممالک میں آ کر دنیا کو خدائے واحد کی پرستش سے برگشتہ کر کے انہیں تثلیث کا شکار بنا رہے ہیں۔ اسی طرح اسلام کے منادی بھی خود تثلیث کے مراکز میں پہنچ کر عیسائیوں کو حلقہ بگوش اسلام کریں۔ اور اس طرح ساری دنیا اسلام کا کلمہ پڑھ کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی غلامی میں فخر کرنے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مسیح پاک کو یہ بشارت دی کہ :۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

یہ کام معمولی کام نہ تھا۔ اس کے لئے ایک منظم جماعت اشاعتِ اسلام کا درد رکھنے والی جماعت اور اپنے اموال اور اوقات کو قربان کرنے والی جماعت کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مسیح پاکؑ کے ہاتھوں وہ جماعت قائم کر کے تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کا کام مسیح پاکؑ کے موعود خلیفہ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی ذات والاصفات کے ساتھ مخصوص فرما دیا۔ جس کے متعلق اسی نسبت سے اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ ؎

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔"

یہ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ کہ یہ عظیم الشان انقلاب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ مسیح پاکؑ کے ہاتھوں غلبۂ تثلیث کے منصوبے ناکام ہونے کے بعد مصلح موعود کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ رہی ہے۔ اب ہوا کا رخ مشرق سے مغرب کی طرف پھر چکا ہے۔ جہاں پہلے مغرب سے عیسائی مشنری مشرق میں آ کر اہل مشرق کو تثلیث کا گرویدہ بنا رہے تھے۔ وہاں اب مسیح پاکؑ کے غلام اپنے گھر بار بیوی بچوں اور عزیز و اقارب کو چھوڑ کر مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ نہایت محنت اور جانفشانی سے ادا کر رہے ہیں۔ اور وہی اہل مغرب جنہیں کبھی اسلام کا نام سننا بھی گوارا نہ تھا۔ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کر کے گواہی دے رہے ہیں۔ کہ مسیح پاکؑ کی برکت سے دنیا میں کسرِ صلیب کا آغاز ہو چکا ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں کہ جب دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام اور ایک ہی رسول ہوگا یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔"

(تحریک جدید کے بیرونی مشن صفحہ ۷، ۸، ۹)

اس کے برخلاف جن لوگوں نے آپ کی مخالفت کی۔ اور آپ پر الزام لگایا کہ نعوذ باللہ آپ نے قرآنی جہاد کو منسوخ کر دیا ہے وغیرہ وغیرہ انہوں نے یا ان کے مقلدین نے اس عرصہ میں جو کام کیا۔ وہ مندرجہ ذیل اقتباس سے واضح ہے :۔

"حقیقی زندگی اور نصب العین سے محرومی کی وجہ سے وہ نہ تو اسلام کی دعوت کا کام کر رہے ہیں۔ اور نہ ہی من حیث القوم وہ اسلام کے عطا کردہ نظام کو عملاً اپنا کر اس فرض کو انجام دے رہے ہیں۔ جس کے ادا کرنے کے لئے یہ امت معرضِ وجود میں آئی تھی۔" (المنیر لائل پور مورخہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۵۶ء مضمون "عالم اسلام کی نئی کروٹ")

(باقی)

دم ہے جب تک اس کے گن تو یہ گاتے جائیے

مسکرائے مسکراتے جائیے
گل کی پتی پر بھی ہیں شبنم کے آنسو سر بسر
دل میں تھا اک درد کا افسانہ لذت فزا
دل مگر پتھر ہو گئے ہیں پر ہے چشمے ہیں بند
حکمنامہ اس کا دکھلاؤ ہے جس کی سلطنت
بخشا ہے جس نے مسیحا کو دم جاں آفریں

چاند پر انبار چاندی کے لگاتے جائیے
مسکراتے جائیے بیشک رولاتے جائیے
جی میں آئی آج ہم کو بھی سناتے جائیے
ضرب اے موسیٰ یہاں بھی اک لگاتے جائیے
بت نہ خود اپنی خدائی کے بناتے جائیے
دم ہے جب تک اس کے گن تو یہ گاتے جائیے

78

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے واضح آثار

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز نظارے

ساٹھ اشخاص کا قبول اسلام۔ دو۲ نئی جماعتوں کا قیام

مسلم پریس کے قیام کے لئے افریقن نومسلموں کی قابلِ تعریف مالی قربانی

سیرالیون احمدیہ مشن کی سہ ماہی رپورٹ

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد جنرل سیکرٹری سیرالیون مشن

بوساطت وکالت تبشیر ربوہ (قسط ۲)

دریا کا الٹے رُخ چلنا

پریس کی تحریک کے لئے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ہمارے دو شامی دوست سید حسن محمد ابراہیم۔ سید محمد حدرج اور مسٹر الفا شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بو ایک وفد کی صورت میں کینیما کے علاقہ میں گئے۔ وہاں احمدی پیراماؤنٹ چیف آنریبل ناصرالدین گامانگا صاحب سے اپیل کی گئی انہوں نے اس تحریک میں ایک سو پاؤنڈ نقد پیش کئے۔ نیز مسٹر قاسم صاحب سیکشن چیف خالا نے جو پہلے اس مد میں ۵۰۰ پونڈ ادا کر چکے ہیں۔ اس عیسائی پرنٹر کے طعنہ آمیز الفاظ سنکر اس قدر غیرت ایمانی کا مظاہرہ کیا۔ کہ مزید ۵۰۰ پونڈ نقد عطا فرمایا۔

وہ مکرم مولوی صاحب موصوف کو اپنے گاؤں سے ۸ میل پہلے ہی مل گئے۔ اس وقت وہ ضلع کے ہیڈ آفس کینیما میں ایک مقدمہ کے سلسلہ میں ڈی سی کے پاس جا رہے تھے۔ مگر ہمارے حالات سنکر نہایت جوش و اخلاص سے وہیں سے واپس اپنے گاؤں چل پڑے۔ اور اس وقت تک چین نہ لیا جب تک اس کارِ خیر میں مکرم مولوی صاحب کو نقد ۵۰۰ پونڈ نہ دے دیا۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے۔ کہ ہمارے یہ مخلص دوست جو آج اسلام و احمدیت کے حق میں اتنی قربانیاں کر رہے ہیں۔ اور اس قدر غیرت و اخلاص کا اظہار کر رہے ہیں وہی ہیں جو عرصہ دراز تک ہمارے مبلغین کی مخالفت کرتے رہے۔ اور ایک مرتبہ انہوں نے مخالفت کے جوش میں آکر یہاں تک کہہ دیا۔ کہ اگر یہ دریا (ان کا گاؤں دریا کے کنارے پر ہے) الٹا چلنا شروع ہو جائے۔ تو پھر شاید میں احمدی ہو جاؤں لیکن نہ دریا نے الٹا چلنا ہے۔ اور نہ میں نے احمدی ہونا ہے۔ اس لئے تم لوگ اپنی تبلیغ اور کوششوں میں بے سود وقت ضائع کر رہے ہو۔ اس وقت ہمارے ایک لوکل مبلغ نے انہیں یہ جواب دیا کہ انشاء اللہ یہ دریا الٹا چلے گا۔ اور تم احمدی ہو جاؤ گے چنانچہ گو وہ دریا ظاہری لحاظ سے الٹا نہ چلا۔ مگر ہمارے بھائی چیف قاسم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے آخر کار احمدی ہونے کی توفیق دے دی۔ اور مستحکم ایمان و اخلاص بھی انہیں عطا فرمایا۔ اب وہ اپنی اس دریا والی تحدی کو یاد کر کے بعض دفعہ خود ہی ہنس پڑتے ہیں۔ اس طرح اس مقلب القلوب خدائے عزوجل نے معجزانہ طور پر قاسم صاحب کے دل کے خیالات کے دریا کو اس طرح پھیرا کہ اب وہ سیرالیون کے چوٹی کے مخلص احمدیوں میں اور اسلام کے سچے فدائیوں میں سے ہیں۔ اور باوجود ایک معمولی ٹاؤن سیکشن چیف ہونے کے احمدیہ پریس کے قیام کے لئے ۱۰۰۰ پونڈ نقد پیش کر دیئے ہیں۔ احباب ان کے ایمان و اخلاص میں زیادتی اور صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

اسی طرح ایک دوسرے نہایت مخلص دوست سید علی روجز صاحب نے بھی جب اس مخالف پرنٹر کے یہ الفاظ سنے تو جوش سے ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور انہوں نے باوجود غریبانہ حالات کے فوری طور پر احمدیہ پریس کے انتظام کے لئے ۵۰۰ پونڈ کا وعدہ کیا جس میں سے ۲۰۰ پونڈ نقد پیش کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب اصحاب کو جزائے خیر عطا فرمائے السید علی روجز صاحب وہی ہیں جنہوں نے گذشتہ سال اپنا ایک پختہ مکان مشن کے نام ہبہ کیا تھا۔ اب وہ مکان لائبریری بک شاپ اور ریڈنگ روم کے کام آ رہا ہے) پریس کی یہ رقم اس وقت ہمارے پاس موجود ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ایک اعلیٰ درجہ کا پریس قائم کیا جائے گا جس کے انتظامات کے لئے سرکردہ اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر کی جا رہی ہے۔

لمحۂ فکریہ

اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والی سعید روحوں کے لئے یہ یقیناً ایک معجزہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نہایت بڑا نشان ہے کہ ایک مخالف کے مخالفانہ الفاظ اور طعنے نے اس قدر فائدہ دیا۔ اور جماعت میں اس قدر جوش پیدا ہو گیا کہ اس کے بعد نہایت قلیل عرصہ میں غیر متوقع طور پر غیر معمولی رقم جمع ہو گئی۔ اور اس قدر علیم اللہ تعالیٰ نے اپنے قادرِ مطلق غیور اور مستجیب الدعوات ہونے کا ثبوت دے دیا فالحمد للہ علیٰ ذالک پریس کے لئے چندہ کی تحریک ابھی تک جاری ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے مزید رقم حاصل ہونے کی امید ہے۔

موجودہ وقت میں ہمیں اخبار افریقن کریسنٹ کی چھپائی میں بعض دفعہ سخت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی نہ کسی طرح سے اخبار وقت پر شائع ہو ہی جاتا ہے۔ لوکل تجار کے علاوہ گورنمنٹ کے پبلک سروس کمیشن کے محکمہ کی طرف سے بھی اشتہارات ملنے شروع ہو گئے ہیں۔ جن سے اخبار کے اخراجات میں کافی مدد ملتی ہے اخبار کی اشاعت سے ایک فائدہ یہ بھی ہوا ہے کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ جو پہلے ہمارے خلاف تھا اب ان کے شبہات دور ہو رہے ہیں۔ اور اب انہیں یقین ہو رہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا واحد مقصد اشاعت اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی اور فلاح و بہبود کے سوا اور کچھ نہیں۔ احباب پریس اور اخبار کے سلسلہ میں ہماری مشکلات کی دوری اور مدد الٰہی کے لئے مزید دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

انتظامی امور

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری عرصہ زیر رپورٹ میں بو احمدیہ سنٹرل سکول کے معائنہ نگرانی اور دفتری امور۔ بیرونی و اندرونی ڈاک کے جوابات میں بھی مصروف رہے۔ لائبریری کے لئے شامی تجار و افریقن دوستوں میں تحریک کی۔ نیز بعض خطوط بیرونی اخبارات اور ایجنسیوں کو بھی ریمٹ لکھے گئے جس کے نتیجہ میں لنڈن کو ٹو

یہ کن صاحب کا خط ہے؟

مندرجہ ذیل خط سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہوا ہے۔ لیکن اس سے کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ یہ کس شخص کا خط ہے نہ نام لکھا ہے نہ پتہ اور نہ والد کا نام جس سے کچھ سمجھ آ جاتی۔ ایسے خط کا جواب کیسے دیا جا سکتا ہے۔ اور جنازہ کیسے پڑھا جا سکتا ہے؟

جن صاحب نے یہ خط لکھا ہے وہ فوراً اپنے نام پتے اور والد صاحب کے نام کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کریں۔

خط یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

جناب والد بزرگوار حضن کی وفات ۲۷ ماہ جون ۱۹۵۶ء کو مقام بھیرہ واقع ہوئی کی خواہش تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز جنازہ پڑھیں۔ ان کی وفات سے ایک روز پہلے جب بتایا گیا کہ حضور ربوہ تشریف لے آئے ہیں تو ان کو بہت تسکین ہوئی۔ ان کی مغفرت و درجات کی بلندی کے لئے خاص طور پر دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔

نیروبی۔ قاہرہ اور کراچی سے اخبارات ہماری لائبریری کے نام پر مفت آنے شروع ہو گئے ہیں۔

الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم کی قبر جو بارشوں کی وجہ سے خراب ہو رہی تھی۔ اس پر مٹی ڈال کر اس کے اردگرد سیمنٹ کی چاردیواری بنوا کر مضبوط کی گئی۔ یہ کام جماعت احمدیہ "بو" کے ممبران نے وقار عمل کے ذریعہ کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

حلقہ "بو"

مکرم قاضی مبارک احمد صاحب انچارج حلقہ بو عرصہ زیر رپورٹ میں بو احمدیہ سکول میں مفوضہ امور سرانجام دیتے رہے۔ مثلاً ایک کلاس کی پڑھائی۔ اساتذہ کے کام کی نگرانی۔ سکول کے حسابات و رجسٹرز کی چیکنگ اور اساتذہ کی میٹنگوں کی صدارت وغیرہ اور سکول کی ترقی و کامیابی میں حتی المقدور کوشاں رہے۔

تبلیغی سفر

سکول میں تین ہفتہ کی رخصتیں ہونے پر ماہ اپریل و مئی میں آپ نے ۱۰۱۰ میل کا سفر کر کے ایک تبلیغی دورہ بھی کیا، جس میں بیلا ہول۔ ماقوا۔ کیلا ہول۔ کینی۔ سرابو۔ بلاعا۔ پنڈ مبو۔ اور باجے بو وغیرہ جماعتوں کا دورہ کیا۔ اور جماعتوں کی تربیت و اصلاح کے علاوہ اجتماعی و انفرادی رنگ میں فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔

بیلا ہول میں جماعت ایک اسلامیہ سکول جاری کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اس گاؤں کے بعض لوگوں نے مخالفانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اور سکول کے کھولنے میں مزاحم ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مکرم قاضی صاحب موصوف نے اس ریاست کے پیرامونٹ چیف اور وڈیرہ دیگر سرکردہ اصحاب سے مل کر معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کی۔ نیز آنریبل مصطفیٰ سنوسی وزیر مواصلات حکومت سیرالیون جو ان دنوں اس علاقہ کے دورے پر تھے سے ملے اور تعاون کی اپیل کی۔ جس پر وہ خود بیلا ہول گئے۔ اور ایک پبلک لیکچر میں احمدیت کی اسلام کے لئے تعلیمی و تبلیغی کوششوں کو سراہتے ہوئے لوگوں کو سکول کے کھولنے کے لئے تعاون کی اپیل کی۔

اسی طرح مشن و سکول سے متعلقہ بعض امور کے سلسلہ میں آپ کو بلگبو کا منگیی اور ہکلائی وغیرہ کا سفر بھی پیش آیا۔ ماہ مئی میں آپ آنکھوں میں کچھ نقص کی وجہ سے فری ٹاؤن تشریف لے گئے۔ جہاں گورنمنٹ ہسپتال سے علاج کروایا گیا۔ وہاں آپ نے روزانہ و ہفتہ وار اخبارات کے ایڈیٹرز سے ملاقاتیں کیں۔ تبادلۂ خیالات کیا۔ اور صحافیوں کی ایک میٹنگ میں شرکت کی۔

لائبریری و بک شاپ

یہ کام بھی مکرم قاضی صاحب کے سپرد ہے۔ جسے وہ نہایت محنت و جانفشانی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اور حقیقت میں لائبریری اور بک شاپ کی کامیابی و ترقی کا سہرہ مکرم قاضی صاحب موصوف کے سر ہی ہے۔ آپ نے اس عرصہ میں احمدیہ بک شاپ کے ذریعہ اکیس پونڈ اور پندرہ شلنگ کا لٹریچر فروخت کیا۔

درس و تدریس

بو احمدیہ مسجد میں روزانہ صبح و شام آپ کی طرف سے قرآن کریم و حدیث شریف کے درس کا انتظام رہا۔ اور انفرادی طور پر بھی احباب کی اصلاح کا خیال کیا گیا۔

حلقہ باجے بو و مگبورکا

مکرم محمود احمد صاحب شاد ماہ اپریل و مئی میں باجے بو کے حلقہ میں رہے۔ اور اس علاقہ کی سات جماعتوں کا کامیاب دورہ کیا۔ اجتماعی لیکچرز دیئے۔ اور انفرادی طور پر شامی تجار اور افریقن ذی اثر اصحاب سے ملاقاتیں کیں۔ اور لٹریچر کی تقسیم کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا۔ علاوہ ازیں احباب جماعت کی تربیت و اصلاح و تنظیم میں بھی کوشاں رہے۔ احمدیہ مسلم پریس اور مگبورکا دارالتبلیغ کے لئے چندہ وصول کیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ بو میں تشریف لا کر سنٹرل دارالتبلیغ میں سلسلہ کے کاموں میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کی مدد کرتے رہے۔ اور دفتری و دیگر انتظامی امور میں ان کا ہاتھ بٹاتے رہے۔

(باقی)

دوست محتاط رہیں

چودھری عبدالکریم و شیخ اشتیاق علی صاحبان جو کمالیہ میں نظور مالکان بھٹہ خشت کاروبار کرتے رہے ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے کہ آج کل وہ کراچی میں ہیں۔ ان کے خلاف لین دین اور بدمعاملگی کی بعض ایسی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ جن کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ احباب کو ان کے متعلق خبردار کر دیا جائے۔ کہ ان سے معاملہ کرتے وقت محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

صداقت اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فیصلہ کن اعلان

(از محمد عبدالحق صاحب امرتسری گنج منفیورہ)

گذشتہ صدی میں مخالفین اسلام کی طرف سے اسلام پر خطرناک حملے ہوئے۔ جن کی تاب نہ لا کر مسلمانوں کی کثیر تعداد جن میں علماء بھی شامل تھے۔ ارتداد کے گڑھے میں جا گرے۔ اس کے مقابلہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو عظیم الشان قلمی اور لسانی جہاد فرمایا۔ اور جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی کامیابی عطا فرمائی۔ اس کا اعتراف نہ صرف موافقین نے بلکہ مخالفین کی طرف سے بھی کیا گیا۔ حضور کے اس عظیم الشان قلمی جہاد کا ایک پہلو یہ تھا۔ کہ حضور نے دشمنان اسلام کو چیلنج کیا۔ کہ وہ میرے مقابلہ میں آ کر اپنے مذہب کی صداقت بیان کریں۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"مجھے یہ قطعی طور پر بشارت دی گئی ہے۔ کہ اگر کوئی مخالف دین میرے سامنے مقابلہ کے لئے آئیگا تو میں اس پر غالب ہوں گا۔ اور وہ ذلیل ہوگا۔ پھر یہ لوگ .... کیوں اس زمانہ کے کسی پادری سے میرا مقابلہ نہیں کراتے۔ کسی پادری یا پنڈت کو کہہ دیں۔ کہ یہ شخص درحقیقت مفتری ہے۔ اس کے ساتھ مقابلہ کرنے میں کچھ نقصان نہیں۔ ہم ذمہ دار ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ خود فیصلہ کر دے گا میں اس بات پر راضی ہوں۔ کہ جس قدر دنیا کی جائیداد یعنی اراضی وغیرہ بطور وراثت میرے قبضہ میں آئی ہے۔ بحالت دروغگو نکلنے کے وہ سب اس پادری اور پنڈت کو دے دوں گا۔ اگر وہ دروغگو نکلا۔ تو بجز اس کے اسلام لانے کے میں اس سے کچھ نہیں مانگتا۔ یہ بات میں نے اپنے جی میں جزماً ٹھہرائی ہے۔ اور تہ دل سے بیان کی ہے۔ اور اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں اس مقابلہ کے لئے تیار ہوں۔ اور اشتہار دینے کے لئے مستعد۔ بلکہ میں نے تو بارہا ہزارہا اشتہار شائع کر دیا ہے۔ بلکہ میں ملاتا بلاتا تھک گیا۔ کوئی پنڈت پادری نیک نیتی سے سامنے نہیں آیا۔ میری سچائی کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ کہ میں اس مقابلہ کے لئے ہر وقت حاضر ہوں۔ اور اگر کوئی مقابلہ پر کچھ نشان دکھانے کا دعویٰ نہ کرے۔ تو ایسا پنڈت یا پادری صرف اخبار کے ذریعہ سے یہ شائع کر دے۔ کہ میں صرف یکطرفہ امر خارق عادت دیکھنے کو تیار ہوں۔ اور اگر خارق عادت ظاہر ہو جائے۔ اور میں اس کا مقابلہ نہ کر سکوں تو فی الفور اسلام قبول کر لوں گا۔ تو یہ تجویز بھی مجھے منظور ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۴۸)

اس اعلان کے ایک ایک لفظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے کس قدر تڑپ اور جوش تھا۔ آپ نے اپنی ساری جائیداد اس پادری یا پنڈت کے لئے پیش فرما دی۔ جسے آپ کے مقابلہ میں لا کر سچا ثابت کیا جاتا۔ اور اعلان فرمایا۔ کہ اس مقابلہ کے لئے میں ہر وقت حاضر ہوں۔ پھر اس سے بھی آسان تر بات آپ نے یہ پیش فرمائی۔ کہ اگر کوئی پادری یا پنڈت بالمقابل نشان دکھانے کے لئے تیار نہیں۔ تو وہ کسی اخبار کے ذریعہ یہ شائع کر دے۔ کہ میں یکطرفہ امر خارق عادت دیکھنے کو تیار ہوں۔ اور اگر میں اس کا مقابلہ نہ کر سکوں تو اسلام قبول کر لوں گا۔ مگر کوئی اس کے لئے بھی تیار نہ ہوا۔ کوئی پادری اور پنڈت مقابلہ پر نہ آسکا۔ اس طرح خود ان کی شکست پایہ تکمیل کو پہنچ گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ بالا فیصلہ کن اعلان آپ کی صداقت پر ایک برہان قاطع ہے۔ کاش کہ اہل بصیرت اس پر غور فرمائیں۔

سپین میں تبلیغ اسلام کی مخالفت کے خلاف تمام مسلمانوں کو احتجاج کرنا چاہیئے

(ایک غیر احمدی مسلمان کے قلم سے)

موجودہ ترقی یافتہ دور میں کسی دوسرے کے خیالات پر پابندی لگانا نہ صرف اخلاقی طور پر برا ہے۔ بلکہ پرلے درجہ کی بیہودگی ہے۔ دنیا کے تمام مہذب ممالک میں بلکہ چین تک میں جو ایشیائی ملک ہے۔ تبلیغ مذہب کی آزادی ہے۔ پاکستان میں ہم نے ہر ایک کو پرچار کی اجازت دے رکھی ہے۔ عیسائی کھلم کھلا بلاخوف و خطر شب و روز تبلیغ میں مصروف ہیں۔ سپین کی حکومت کا یہ اقدام اخلاق اور انسانیت کے دامن پر بدنما دھبہ ہے۔ یہ معلوم کر کے مجھے افسوس ہوا کہ ابھی تک ہمارے علمائے کرام جو معمولی معمولی باتوں پر کفر کی مشین چلایا کرتے ہیں۔ کیوں مہر بلب ہیں۔ یہ مسئلہ صرف احمدیوں کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ کل کو اگر کوئی دوسرا مسلمان تبلیغ کے لئے وہاں جائے۔ تو اس کے ساتھ بھی یہی حشر ہوگا۔ اس لئے تمام مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ صدائے احتجاج بلند کریں۔ میں اگرچہ غیر احمدی ہوں۔ لیکن چشم بینا رکھتا ہوں۔ احمدیوں کے کام کی داد نہ دینا عقل و فکر کی توہین کے مترادف تصور کرتا ہوں۔ اسلام اگر تبلیغی مذہب ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہمارے علمائے کرام نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں دی کیا ان کے لئے یہی ایک مشغلہ رہ گیا ہے۔ کہ ہر وقت آپس میں دست و گریبان رہیں۔ بقول سید الطاف حسین حالی ؎

بڑھے جس سے نفرت وہ تقریر کرنی ✽ جگر جس سے شق ہوں وہ تحریر کرنی

خالق ارض و سما ہمارے عالموں کو ہدایت دے کہ وہ صراط مستقیم پر چل کر اپنا اور بنی نوع انسان کا بھلا کریں۔

تسبیح کے دانے ہو، بکھرنا نہ، خبردار!

(از روزنامہ نوائے وقت ۱۲ جولائی ۱۹۵۶ء)

آج سے ایک طویل عرصہ قبل ان ہی کالموں میں اور اسی عنوان کے تحت ہم نے پاکستان کے مسلمانوں سے یہ دردمندانہ گزارش کی تھی کہ اسلام نے انھیں جس رشتہ اخوت میں پرو دیا ہے وہ اپنے فروعی اختلافات کی مقراض سے اس رشتہ کو قطع کر کے ملت کا شیرازہ نہ بکھیریں۔ آج وقت کی اہم ترین ضرورت اتحاد ہی ہے۔ اور اگر ستر بہتر فرقوں میں خود کو بانٹ کر ہم نے شجرۂ ملت کی شاخوں کو ایک ایک کر کے کاٹنا شروع کیا اور جن ہاتھوں سے اس شجر کی آبیاری کی امید تھی، وہی ہاتھ اس کے مضبوط تنے پر کلہاڑا چلانے لگے۔ تو پھر خدا نخواستہ ہم صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جائیں گے۔ آج ہمیں پھر کچھ کہنا ہے۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے اخبارات میں اضلاع سے پھر ایسی تشویشناک خبریں آ رہی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض مولوی حضرات۔ شیعہ سنی دیوبندی، بریلوی، وہابی، چکڑالوی، مقلد، غیر مقلد، اہل حدیث، اہل قرآن غرض اس قسم کے مسائل پیدا کر کے عامۃ المسلمین میں پھوٹ ڈال رہے ہیں ان کے خرمن اتحاد کو فروعی اختلافات کی آگ دکھا کر اپنی اشتعال انگیز تقاریر سے اس کو ہوا دے رہے ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے بڑی فراخدلی سے جاری کئے جا رہے ہیں اور ستم یہ کہ یہ سب کچھ خدا، رسول اور اسلام کے نام پر اللہ کے گھر میں ہوتا ہے ؎

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

حکومت نے نقض امن کے اندیشے کے تحت اکثر علماء کی زبان بندی کر دی ہے۔ اور بیشتر مولوی حضرات کو ایک خاص علاقے میں پابند کر دیا ہے۔ یہ پابندی کسی طرح مستحسن نہیں کہلائی جا سکتی لیکن ارباب متعلقہ کو یہ قدم شاید اسلئے اٹھانا پڑا کہ اضلاع کی بعض مساجد میں بعض ایسے افسوسناک واقعات بھی رونما ہوئے کہ کسی واعظ پر کفر کا فتویٰ صادر کر کے اس کی داڑھی نچوا دی گئی۔ ان حرکات سے شر کی چنگاریاں سلگتی ہیں۔ اور فتنہ پرور عناصر انہیں ہوا دے کر آگ میں تبدیل کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔

ایک دردمند مسلمان نے ہمیں شرقپور سے ایک بڑا اشتہار بھیجا ہے اور لکھا ہے کہ اس چھوٹی سی آبادی کے در و دیوار پر یہ اشتہار بڑی تعداد میں چسپاں کئے گئے ہیں۔ اس اشتہار کی جلی سرخیاں ہیں۔

"مرزائیوں، قادیانیوں کی طرح وہابی اور دیوبندی بھی اپنے عقائد کفریہ کی بناء پر کافر و مرتد ہیں۔ بلکہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے شرعاً وہ بھی کافر ہے۔"

اس کے بعد ایسی عبارت ہے جس سے آپس میں محبت یگانگت اور اخوت پیدا ہونے کی بجائے ایک دوسرے کے خلاف نفرت و حقارت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً یہ تحریر کیا گیا ہے۔ کہ ہر مسلمان اس گروہ سے ایسا بھاگے۔ جیسا شیر اور جذامی (کوڑھے) سے بھاگتا ہے تاکہ ان کی بلا و نحوست سے محفوظ رہے" کھلے کافروں سے ان کا نقصان اور خطرہ بہت زیادہ ہے"۔ ان کے جنازے کی نماز پڑھنے، ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنے، ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اور ان سے میل جول رکھنے کی بھی ممانعت کی گئی ہے۔ وغیرہ وغیرہ (آخر میں جا کر یہ راز کھلتا ہے کہ یہ دراصل ایک کتاب کا اشتہار ہے)

اللہ! اللہ! جس رسول نے یہاں تک اخفیاط برتی ہو کہ کسی کافر کو بھی برملا کافر کہنے سے احتراز کیا جائے کہ ممکن ہے کہ وہ مستقبل میں کسی وقت خدا سے رجوع کر کے اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے اسی رسول کے نام لیوا اور اسی اسلام کے مبلغ تکفیر بازی میں مصروف ہیں۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا ان ہنگاموں کے بغیر علمائے کرام کی تبلیغ رشد و ہدایت کا کام نہیں چل سکتا؟ کیا ایسے ان سوز حادثوں سے اسلام اور علمائے کرام کا نام روشن ہوتا ہے؟ کچھ کیا یہ حضرات تقسیم سے قبل اس نوع کے فسادات اور ان کے نتائج سے بے خبر ہیں؟ کیا تشدد اور نفرت کے ذریعہ وہ کسی کے عقائد تبدیل کروا سکے؟

ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ملک کے مقتدر علماء از خود ان باتوں کی مذمت فرماتے اور ان سے بیزاری کا اعلان کرتے۔

فتنہ و فساد شیطان کا راستہ ہے ہنگاموں سے منافرت اور بدگمانیوں میں کمی نہیں ہوتی، بلکہ یہ گھر کر جاتی ہیں اور یہ بھی تجربہ ہے کہ یہ بدگمانیاں فرضی ہوتی ہیں۔

اسلام کے معنی ہی امن و سلامتی کے ہیں۔ اسلام انسانیت سے نفرت کی تعلیم نہیں دیتا — محبت کا درس دیتا ہے۔ اور اس کی ان ہی خوبیوں نے دنیا کو اس کا گرویدہ بنایا۔ اور اس کی ان پاک تعلیمات کے آفتاب نے دیکھتے دیکھتے ایک عالم کو منور کر دیا۔ اسی اسلام کے پیروؤں سے ہم یہ عرض کرنے کی جسارت چاہتے ہیں کہ پاکستان کے مسلمانوں میں فرقہ وارانہ افتراق و انتشار پیدا کرنے کی کوشش اسلام اور پاکستان سے بہت بڑی دشمنی کے مترادف ہے اور جو لوگ اس کوشش میں مصروف ہیں۔ وہ لائق صد مذمت ہیں۔ پاکستان کا استحکام اسی میں ہے۔ کہ عقائد کے ان اختلافات کو ہوا نہ دی جائے۔ ورنہ خدا نخواستہ یہ آگ پھیلی تو ساری قوم اس کی لپیٹ میں آ جائے گی۔ شیعہ سنی سے لڑیں گے، حنفی اہل حدیث سے برسرپیکار ہوں گے۔ دیوبندی بریلوی میں لڑائی ہو گی۔ وہابی صوفی سے الجھیں گے۔ اور مسلمانوں کا شیرازہ بکھر جائے گا۔

"بوجھ سے مت ڈرو"

"بلکہ یہ دیکھو کہ تمہاری زندگیوں میں کتنے بڑے کام سرانجام پا جاتے ہیں۔ تم اپنی اس مختصر زندگی میں اور پھر اس سے بھی زیادہ مختصر دولت اور اقتصاد میں اگر کوئی عظیم الشان کام کر جاتے ہو تو تمہاری زندگی ناکام زندگی نہیں ہوتی۔ بلکہ تمہاری زندگی کامیاب زندگی ہوتی ہے"

اشاعت اسلام کے نقطۂ نظر سے مغربی ممالک میں مساجد کا قیام عین وقت کا تقاضا ہے۔ پس اس عظیم الشان کام میں مالی امداد کرنے سے کسی احمدی کو بھی پیچھے نہ رہنا چاہیئے، بلکہ حضرت المصلح الموعود کے مذکورہ بالا ارشاد کے ماتحت اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر ہمیں اپنی زندگیوں کو کامیاب بنا لینا چاہیئے۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

150/-

یکصد پچاس روپیہ عطیہ برائے مساجد ممالک بیرون

اس تحریک میں جو احباب حصہ لینا چاہتے ہیں وہ جلد حضور کی خدمت میں اپنی مالی قربانی پیش کر دیں۔ جرمنی میں مسجد تعمیر کروانے کی بہت جلد ضرورت ہے ایسے احباب کے نام انشاء اللہ مسجد متعلقہ میں کسی موزوں جگہ کندہ کروائے جائیں گے۔ قیامت تک آئندہ آنیوالی نسلوں کی دعائیں حاصل کرنے کا یہ ایک بہترین موقعہ ہے۔ احباب جماعت اس طرف کی حقہ اور فوری توجہ فرمائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا میرے بھائی چوہدری محمد دین صاحب گوندل فورٹ عباس ضلع بہاولپور کی اہلیہ عرصہ دو ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں، احباب کرام اور درویشان قادیان ان کی صحت کامل کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار عبدالمجید گوندل دفتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

اور

اشاعت اسلام کے لئے لوگوں کے دلوں میں اخلاص اور محبت کی ایک لہر

(۱) فرمایا "میں نے پچھلے دنوں "تحریک جدید کے بیرونی مشنوں" کے متعلق ایک خطبہ پڑھا تھا۔ جس میں میں نے ذکر کیا تھا کہ "تحریک جدید" کے پاس بیرونی مشنوں کے لئے اتنا روپیہ کم ہو گیا ہے کہ شاید اب ہمیں اپنے مشن بند کرنے پڑیں ۔۔۔۔۔۔۔۔"

(۲) "اس خطبہ کے پہنچتے ہی تمام جماعتوں میں ایک آگ سی لگ گئی ہے اور لوگ انتہائی بے تابی کے ساتھ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں"

(۳) "پشاور سے ایک دوست کا خط آیا۔ جس میں اس نے لکھا کہ یہ خطبہ پڑھ کر مجھے سخت تکلیف ہوئی ہے۔ اگر تمام احمدی کوشش کریں تو کیا وہ سات ہزار پونڈ بھی جمع نہیں کر سکتے۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کام کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ اور ہم خود اس روپیہ کو جمع کریں گے۔ آپ اس بارہ میں کسی قسم کی تشویش سے کام نہ لیں"

(۴) "غرض زندہ خدا اپنے بندوں کی تائید میں ہمیشہ اپنے نشانات دکھاتا ہے انسان بعض دفعہ اپنی بیماری کی وجہ سے یا کمزوری ایمان کی وجہ سے گھبرا جاتا ہے۔ لیکن جس کے ساتھ خدا ہوتا ہے وہ اس کی غیب سے مدد کرتا ہے۔ میرے لئے یہ سخت صدمہ اور رنج کی بات تھی کہ "تحریک جدید" کے بیرونی مشنوں کے لئے کوئی خرچ نہیں رہا۔ چنانچہ کچھ دن میں خطرناک طور پر بیمار رہا۔ بلکہ ابھی تک طبیعت پوری طرح نہیں سنبھلی۔ لیکن نشان الٰہی دیکھو کہ ادھر مجھے فکر ہوا۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میں تحریک پیدا کرنی شروع کر دی"

(۵) "جس میں احمدی بھی تھے اور غیر احمدی بھی تھے۔ اور پاکستانی بھی تھے اور غیر پاکستانی بھی تھے۔ کسی نے سو پیش کیا کسی نے سوا سو۔ کسی نے ڈیڑھ سو اور کسی نے اڑھائی سو پونڈ۔ اور کسی نے غیر معین طور پر لکھ دیا کہ جتنے پونڈ آپ کہیں گے ہم جمع کر دیں گے۔ آپ فکر نہ کریں"

(۶) "دیکھو! یہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا ایک عظیم الشان ثبوت ہے۔ اور اس نے آپ ہی آپ سامان پیدا کرنے شروع کر دیئے۔ اور لوگوں کے دلوں میں اخلاص اور محبت کی ایک لہر پیدا کر دی۔ ورنہ انسان کے اندر کیا طاقت ہے کہ وہ کچھ کر سکے۔"

(۷) "ہمارے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ ہمیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ایک زندہ اور قادر خدا کا دامن پکڑنے کی توفیق مل گئی ہے"

(۸) اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ جب ہمارے نشانات مومنوں پر ظاہر ہوتے ہیں تو ان کے ایمان پہلے سے بہت بڑھ جاتے ہیں اور وہ ایمان میں ترقی کر جانے کے باعث اخلاص میں بھی آگے نکل جاتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا کلمات طیبات اسی کے حامل ہیں۔ تبلیغ اسلام کے بیرونی مشنوں کے لئے جو کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کے پورا کرنے کے لئے تحریک جدید کے ہر وعدہ کرنے والے کو نوٹ کر لینا چاہیئے خواہ وہ چاہے اس سال کا وعدہ سو فی صدی پورا کر چکا ہے یا ماہ جولائی یا آئندہ کسی ماہ میں آخری میعاد سے پہلے پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ نوٹ کر کے یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کمی کے پورا کرنے کے لئے اپنے وعدے سے زیادہ کر کے دینا چاہیئے۔ تا پونڈوں کی کمی پوری ہو جائے۔

(۹) ان احباب پر جنہوں نے آٹھ ماہ کے عرصہ میں اپنا وعدہ پورا نہیں کیا زیادہ ذمہ داری آتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے عہد پورا کرنے میں آٹھ ماہ کا عرصہ خاموشی اور لاپرواہی میں گزار دیا ہے انہیں اب اسی ماہ جولائی میں اپنا وعدہ پورا کر دینا ضروری ہے تا ان کا نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے بھی پیش ہو سکے۔ اور پونڈوں کی کمی والی رقم کو آئندہ ایک دو ماہ میں ادا کیا جا سکے۔ اور جو احباب وعدے پورے کر چکے ہیں وہ بھی اسی عرصہ میں اپنا اضافہ ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

یہ امر بھی احباب کے ذہن نشین رہے کہ انہوں نے سات ہزار دو سو پونڈ یا بہ الفاظ دیگر یوں کہو کہ ایک لاکھ روپیہ اس سال کے اپنے وعدے سے زیادہ ادا کر کے پونڈوں کی کمی کو پورا کرنا ہے پس اس رقم کے پیش نظر ہر وعدہ کرنے والے کو اپنی مالی توفیق کے مطابق مگر اپنے پر تنگی اور تکلیف ڈال کر بھی اس اضافہ میں حصہ لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا پہلا سالانہ اجتماع

ضروری ہدایات

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا پہلا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸-۲۹ جولائی ۱۹۵۶ء بروز ہفتہ۔ اتوار بمقام ملیر منعقد ہوگا۔ اس میں سابق صوبہ سندھ کی مجالس بھی شریک ہوں گی۔ ضروری ہدایات درج ذیل کی جاتی ہیں۔ مفصل پروگرام کراچی کی مجلس سے مل سکتا ہے۔

(۱) ہر خادم اور ہر طفل کے پاس مندرجہ ذیل سامان ہونا ضروری ہے۔ ایک عدد گلاس یا مگ۔ دو عدد تھالیاں۔ ایک عدد تھیلہ۔ ایک پاؤ بھنے ہوئے چنے۔ سوئی دھاگہ۔ چاقو (ٹارچ اگر ممکن ہو تو ساتھ لے آئیں۔

(۲) سامان خیمہ (ا)۔ تین عدد چادریں سائز ½۴ × ½۷ فٹ (ب) رسی ۴۵ فٹ لمبی جو دو سوت موٹی ہو (ج) بالٹی ایک عدد (د) بڑا چمچہ ایک عدد (ر) چھ عدد کیلے (۸" لمبا اور ½ ۱" موٹا) (س) خیمہ نصب کرنے کے لئے لاٹھیاں تین عدد (۲ لاٹھیاں ½۵ فٹ لمبی اور تیسری لاٹھی ½۷ فٹ لمبی اور ½ ۱" موٹی ہوں)

ضروری نوٹ:۔ ایک خیمہ چار خدام کے لئے ہوگا۔

(۳) خدام و اطفال کو احمدیہ ہال سے اجتماع کے مقام پر لے جانے اور واپس احمدیہ ہال پہنچانے کا انتظام مجلس مقامی کرے گی۔

(۴) مورخہ ۲۷ بروز جمعۃ المبارک خدام و اطفال شب کے کھانے کا انتظام اپنے گھروں سے کر کے لائیں گے۔ مجلس کی طرف سے اس شب کو کھانے کا انتظام ہوگا۔

(۵) اجتماع کے لئے جملہ انتظامات کرنے اور پروگرام کی نگرانی کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جس کی تشکیل حسب ذیل ہے:۔ مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب صدر۔ ملک مبارک احمد صاحب ناظم مال۔ ممبر۔ شیخ ممتاز رسول صاحب ناظم ذہانت۔ ممبر۔ بیاز قطب صاحب بٹ ناظم خدمت خلق۔ ممبر۔

(۶) اطفال احمدیہ کے پروگرام کے نگران حسب ذیل ہوں گے (۱) ناظم اطفال سید عبدالعزیز شاہ صاحب انچارج۔ (۲) چوہدری فیض عالم خاں صاحب مربی اطفال (۳) مسٹر کرم دین صاحب مربی اطفال۔

خاکسار عبدالمجید قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

خریداران رسالہ خالد توجہ فرمائیں

جن خریداران رسالہ خالد کی طرف گزشتہ سالوں کی قیمت بقایا ہے۔ گو دفتر نے مجبور ہو کر ان کے نام رسالہ بند کر دیا ہے۔ لیکن ان کا فرض ہے کہ وہ بقایا قیمت جلد تر بھجوا دیں۔ دفتر خالد کی طرف سے عنقریب ان کے بقایا جات کی اطلاع انہیں دی جائے گی۔

بہت سی مجالس کے نام بھی ہمیں پرچہ بند کرنا پڑا ہے۔ ان مجالس کا فرض ہے کہ وہ اپنے بقایا جات جلد تر صاف کر دیں۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ مجلس مرکزیہ کی طرف سے شائع ہونے والا رسالہ بہت سی مجالس میں نہ جائے۔ پس جن مجالس کو رسالہ نہیں آ رہا وہ جلد تر اپنے نام پرچہ جاری کرانے کے لئے مبلغ ۴/۸ روپے بنام مینیجر خالد ربوہ بصورت منی آرڈر بھجوا دیں۔ ہر مجلس کے لئے رسالہ خالد خریدنا ضروری ہے۔

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) والدہ شیخ نذیر احمد صاحب ناصر دار الرحمت شرقی ربوہ کو آجکل دل کے دوروں کی شکایت ہے احباب شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز شیخ نذیر احمد صاحب ناصر کی ہمشیرہ صاحبہ زوجہ لفٹیننٹ شیخ نثار احمد صاحب آف نوشہرہ کو بھی دل کے دوروں کی شکایت ہے۔ احباب ان کی بھی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

خواجہ جمیل احمد کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ

(۲) عاجز ایک امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ عاجز اور دیگر احمدی امیدواروں کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مسعود احمد

(۳) ہم بارہ لڑکے ملیک کورس گورنمنٹ ارمنڈ موونگ سکول میں داخل ہونے کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب کرے۔ آمین

عبدالمجید ممتاز ڈرگ ٹائی اپرینٹس مکینیکل ورکشاپ جامشورو حیدرآباد

(۴) قریشی محمد شفیع صاحب آف میانوالی پر فالج کا شدید حملہ ہوا۔ احباب کرام صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ماسٹر خدا بخش ٹرانسپورٹ ورکشاپ سرگودھا)

مکہ میں ہونیوالی اسلامی کانفرنس کو عالم اسلام کی حمایت حاصل ہوگی"

مکہ ریڈیو کے نمائندہ سے وزیراعظم پاکستان کا انٹرویو

کراچی ۲۳ جولائی وزیراعظم مسٹر محمد علی نے مکہ ریڈیو کے ایک نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں پوری توقع ہے کہ مکہ میں منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنس کو تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کی حمایت حاصل ہوگی۔

کراچی میں سعودی عرب کے سفارت خانے نے وزیراعظم کا جو بیان جاری کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ میں خانہ خدا کی زیارت اور فریضہ حج ادا کرنے پر بہت مسرور رہوں۔

انہوں نے کہا کہ میں مسجد الحرام کی توسیع کا کام دیکھ کر بھی بے حد خوش ہوا ہوں۔ اس عظیم کام کے لئے شاہ سعود تمام مسلمانوں کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ پاکستان اور سعودی عرب کے مستحکم تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ یہ تعلقات اسلامی اخوت کی بنیادوں پر استوار ہیں اور رہیں گے۔ شاہ سعود نے اپنے دورہ پاکستان کے دوران میں یہ محسوس کیا تھا کہ پاکستانی عوام اپنے دلوں میں سعودی عرب کے لئے کس قدر پر خلوص جذبات رکھتے ہیں اور اب میں بھی سعودی عرب میں ان مقدس مقامات میں قیام کے دوران میں یہی محسوس کر رہا ہوں کہ یہاں کے عوام بھی پاکستان کے لئے انہیں جذبات سے سرشار ہیں۔

وزیراعظم نے کہا کہ شاہ سعود کی نگرانی میں حجاج کی آسائش اور حفاظت کے انتظام دیکھ کر مجھے بڑا اطمینان ہوا ہے۔ میں نے پاکستانی حجاج کے کیمپوں کا خود پیدل چل کر دیکھا ہے۔ اور ان کے آرام و آسائش کو دیکھ کر شاہ سعود کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کا شکر گذار ہوں۔

کیرن باغیوں نے اسی افراد ہلاک کر دیئے

رنگون ۲۳ جولائی کیرن باغیوں نے کل یہاں رنگون پروم میل ٹرین پر حملہ کر کے اسی مسافروں کو ہلاک کر دیا۔ اور تیس کو بطور یرغمال گرفتار کر کے ساتھ لے گئے۔

باغیوں نے انجن اور چھ ڈبوں کو دھماکے کے ذریعہ پٹڑی پر سے اتار دیا اور ایک گھنٹہ تک دونوں اطراف سے گاڑی پر فائرنگ کرتے رہے۔ اپنے قیدیوں کے ساتھ فرار ہونے سے پہلے انہوں نے گاڑی کو آگ لگا دی۔

برطانیہ سے عربوں کے ساتھ انصاف کرنیکا مطالبہ

بغداد ۲۳ جولائی۔ عراق کے ایک سابق وزیراعظم مصطفی العماری نے ایک بیان دیتے ہوئے شاہ فیصل کے حالیہ دورہ برطانیہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی ہے کہ اس دورے کی وجہ سے برطانیہ عربوں کے ساتھ اس بے انصافی کو محسوس کرنے لگے گا جو بعض مغربی طاقتوں کی غلط کاروائی کا نتیجہ ہے

آپ نے توقع ظاہر کی کہ اب برطانیہ اس امر کی پوری کوشش کرے گا کہ فلسطین، شمالی افریقہ اور اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کرنے والی دوسری عرب قوموں کے حقوق بحال کر دیئے جائیں۔

ولادت

(۱) خاکسار کو خدا تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ ۸ اور ۹ جولائی کی درمیانی شب کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود قاضی محبوب عالم صاحب مرحوم و مغفور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

شیخ محب الرحمن میوہ منڈی لاہور

(۲) میرے ماموں کیپٹن سید خورشید احمد صاحب آف منصوری حال کوہاٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۹ جولائی عید کے روز پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ شاہد احمد ربوہ

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

— مینیجر ربوہ

دعائے مغفرت

بندہ کے دادا جان چوہدری غلام حسین صاحب مورخہ ۲۵ جون کو قضائے الٰہی سے فوت ہو کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (اقبال احمد جاوید جٹ کاہوں آف قادرآباد)

سنہ ۲۰۱۰ء میں گرمی کے مارے دم نکل جائے گا؟

ریو ڈی جنیرو ۲۲ جولائی ایک امریکی پروفیسر راجر ریویلیس نے انکشاف کیا ہے کہ سطح زمین کے اوپر کی فضا میں دن بدن اس تیزی سے کاربن ڈائی آکسائڈ گیس کا اضافہ ہو رہا ہے۔ کہ ۲۰۱۰ء میں زمین کی سطح اتنی گرم ہو جائے گی کہ قطبین اور گرین لینڈ کے علاقوں کی تمام برف پگھل جائے گی۔ اور ملحقہ علاقوں میں برف کے پانی سے شدید سیلاب آجائیں گے۔ مسٹر ریویلیس کولمبیا یونیورسٹی کے شعبہ تجربات کے پروفیسر ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ تازہ ترین مشاہدات سے پتہ چلتا ہے کہ کاربن ڈائی آکسائڈ گیس فضا میں اس تیزی سے پیدا ہو رہی ہے کہ دنیا کے سمندر، نباتات اور معدنیات اس کو اپنے میں پوری طرح جذب نہیں کر سکتے اور اگر گیس کے اضافے کی یہی رفتار رہی تو ۲۰۱۰ء میں یہ گیس بالکل جذب نہیں ہو سکے گی۔

پروفیسر ریویلیس نے جو یہاں انٹرنیشنل جغرافیائی کانفرنس میں شرکت کر رہے ہوئے ہیں۔ فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کے روز افزوں اضافے کی وجہ دنیا کی صنعتی ترقی بتائی ہے۔ کارخانوں میں تیل اور دوسری جلنے والی چیزوں سے یہ گیس نکلتی ہے۔

چینی تجارتی وفد پاکستان آئیگا

ہانگ کانگ ۲۳ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ ماہ اشتراکی چین کا ایک تجارتی وفد پاکستان آئے گا۔ وفد پاکستان کے ساتھ مستقل تجارتی معاہدے کے لئے بات چیت کرے گا۔ چینی وفد میں بیرونی تجارت کی وزارت کے اعلیٰ افسر شریک ہوں گے۔ حکومت چین پاکستان کی کپاس، پٹ سن، کھالوں، اون وغیرہ میں خاصی دلچسپی کا اظہار کر رہی ہے۔ چین پاکستان کو اعلیٰ درجے کا کپڑا، چاول، مشینی سامان، کل پرزے اور ریلوے پرنٹ برآمد کر سکتا ہے۔

یورپی باشندوں پر پتھراؤ

جوہانسبرگ ۲۳ جولائی شہر میں فسادات کے بعد سینکڑوں افریقیوں نے یہاں کی بارونق شاہراہ پر مظاہرے کئے۔ اور یورپی باشندوں پر پتھراؤ کیا جس سے کئی یورپین زخمی ہوئے۔ ایک افریقی ہلاک اور ایک شدید زخمی ہوا۔ پولیس کی آمد پر مظاہرین منتشر ہو گئے۔

الفضل اعانت

(۱) مکرم چوہدری امام الدین صاحب چک ۲۳۳ رکھ برانچ ضلع لائلپور

(۲) مکرم چوہدری فضل کریم صاحب پاکستان ٹیڈنگ سروس متصل احمدیہ مسجد لائل پور۔

(۳) مکرم بابو محمد یعقوب صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوکھووال چک ۱۲۱ جھنگ برانچ لائل پور

(۴) مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب گوکھووال چک ۱۲۱ جھنگ برانچ ضلع لائل پور۔

(۵) مکرم چوہدری غلام جیلانی صاحب بدر ہوزری۔ سنت پورہ۔ لائل پور

(۶) مکرم حاجی محمد شفیع صاحب محلہ سنت پورہ۔ لائل پور

(۷) مکرم ملک نذیر احمد صاحب کچہری بازار لائل پور۔

ان سات احباب نے سال بھر کے لئے ایک ایک دوست کے نام سات خطبہ نمبر جاری کروائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی اس نیکی کو قبول فرمائے۔ اور اپنے فضل اور برکات سے انہیں نوازے۔ آمین۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

(بقیہ صفحہ اول)

جماعت نے دفتر کو بتایا کہ اسی جگہ کے رہنے والے چند نام نہاد احمدیوں کا اس نے نام لیا اور کہا کہ انہوں نے مجھے کرایہ دے کر جماعتوں کے دورے کے لئے بھجوایا ہے۔ مولوی محمد صدیق صاحب کے بیان سے ظاہر ہے کہ وہ زیادہ دوروں کے لئے پھر رہا ہے۔ چوہدری فضل احمد صاحب جو [illegible] ب محمد دین صاحب مرحوم کے رشتہ کے بھائی ہیں اور نہایت مخلص اور نیک آدمی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ مجھ بھی ایک دن روک کر کھڑا ہو گیا تھا اور کہتا تھا میں ملک بھر میں پھر رہا ہوں ہوتی راولپنڈی کے بیان کے مطابق میاں عبدالوہاب صاحب نے اس کو ایک خط دیا تھا جس میں لکھا تھا کہ تم ہمارے بھائیوں کی طرح ہو اور ہماری والدہ بھی تم سے بہت محبت کرتی تھیں۔ اگر ایسا کوئی خط تھا۔ تو یہ بیان بالکل جھوٹ اور افتراء ہے کیونکہ میاں عبدالوہاب کی والدہ اس شخص کو جانتی بھی نہ تھیں۔ کیونکہ وہ ربوہ میں رہتی تھیں۔ اور یہ شخص قادیان میں تھا۔ اور جماعت کی پریشانی کا موجب بن رہا تھا۔ نیز وہ تو وفات سے قبل ذیابیطس کے شدید حملہ کی وجہ سے نیم بیہوشی کی حالت میں پڑی رہتی تھیں۔ اور ان کی اولاد ان کو پوچھتی تک نہ تھی۔ اور میں ان کو ماہوار رقم محاسب کے ذریعہ سے علاوہ انجمن کے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی محبت اور ادب کی وجہ سے دیا کرتا تھا۔ بلکہ جب میں بیمار ہوا۔ اور یورپ گیا۔ تو ان کی نواسیوں کو تاکید کر گیا تھا۔ کہ ان کی خدمت کے لئے نوکر رکھو جو خرچ ہو گا میں ادا کروں گا۔ بہرحال ایک طرف تو جماعت مجھے یہ خط لکھتی ہے۔ کہ ہم آپ کی زندگی کے لئے رات دن دعائیں کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص کا خط مجھے آج ملا۔ کہ میں تیس سال سے آپ کی زندگی کے لئے دعا کر رہا ہوں۔ دوسری طرف جماعت اس شخص کو سر آنکھوں پر بٹھاتی ہے۔ جو میری موت کا متمنی ہے۔ آخر یہ منافقت کیوں ہے۔ کیا میاں عبدالوہاب کا بھائی ہونا محض اس وجہ سے ہے۔ کہ وہ شخص میری موت کا متمنی ہے؟ کوئی تعجب نہیں کہ وہ مری میں صرف اس نیت سے آیا ہو۔ کہ مجھ پر حملہ کرے۔ جماعت کے دوستوں نے مجھے بتایا ہے۔ کہ جب ہم نے اس کو گھر سے نکالا۔ کہ یہ پرائیویٹ گھر ہے۔ تمہیں اس میں آنے کا کوئی حق نہیں۔ تو اس نے باہر سڑک پر کھڑے ہو کر شور مچانا شروع کر دیا۔ تاکہ اردگرد کے غیر احمدیوں کی ہمدردی حاصل کرے۔ اب جماعت خود ہی فیصلہ کرے۔ کہ میری موت کا متمنی آپ کا بھائی ہے یا آپ کا دشمن۔ آپ کو دوٹوک فیصلہ کرنا ہو گا۔ اور یہ بھی فیصلہ کرنا ہو گا۔ کہ جو اس کے دوست ہیں وہ بھی آپ کے دوست ہیں یا دشمن۔ اگر آپ نے فوراً دوٹوک فیصلہ نہ کیا۔ تو مجھے آپ کی بیعت کے متعلق دوٹوک فیصلہ کرنا پڑیگا۔ اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد جس جماعت اور جماعت کے افراد کی طرف سے اس دشمن احمدیت اور اس کے ساتھیوں کے متعلق برأت کی چٹھیاں مجھے نہ ملیں۔ تو میں ان کے خط پھاڑ کر پھینک دیا کروں گا۔ اور ان کی درخواست دعا پر توجہ نہ کروں گا۔ یہ کتنی بے شرمی ہے۔ کہ ایک طرف میری موت کے متمنی اور اس کے ساتھیوں کو اپنا دوست سمجھنا اور دوسری طرف مجھ سے دعاؤں کی درخواست کرنا۔

مہربانی کر کے یہ لوگ جن کا نام مولوی صدیق صاحب کے بیان میں ہے۔ یعنی قاضی محمد یوسف صاحب امیر سرحد۔ حافظ مختار احمد صاحب اور مولوی خورشید احمد صاحب منیر مربی لاہور وہ بھی بتائیں کہ ان کا اس شخص کے ساتھ کیا تعلق ہے یا اس نے اپنے ساتھیوں کی عادت کے مطابق افترا سے کام لیا ہے۔ جن لوگوں کا نام اس شہادت میں آیا ہے۔ ان کے متعلق میرے پاس مزید شہادتیں پہنچ چکی ہیں۔ عنقریب میں ان کو مکمل کر کے شائع کروں گا۔ اور اگر ان لوگوں کی طرف سے چھیڑ خانی جاری رہی تو میں غور کروں گا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے اور میں جماعت کی بھی نگرانی کروں گا کہ وہ انشاء اللہ رکھا اور اس قماش کے لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے

جماعت کو اس بات پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ تذکرہ میں پسر موعود کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات شائع ہوئے ہیں ان الہامات کے خاص خاص حصے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پرائیویٹ طور پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو کیوں لکھے؟ آخر مستقبل سے کچھ تو اس کا تعلق تھا۔ کیوں نہ حضرت صاحب نے سب باتیں سبز اشتہار میں لکھ دیں اور کیا وجہ ہے کہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن نے جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے سالے بھی تھے۔ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں پسر موعود پر ایک رسالہ لکھا تو اس پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے یوں ریویو کیا کہ میں اس مضمون سے متفق ہوں۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ میں مرزا محمود احمد کا بچپن سے کتنا ادب کرتا ہوں۔ اس تبصرہ کی بھی کوئی حکمت تھی۔ اس کی کاپیاں اب تک موجود ہیں اور خاص طور پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے ریویو کا چربہ بھی اب تک موجود ہے۔

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) ۲۳/۷/۵۶

وزیراعلیٰ مشرقی پاکستان کی خدمت میں انگریزی ترجمۃ القرآن کا تحفہ

ڈھاکہ (بذریعہ ڈاک) جماعت احمدیہ ڈھاکہ کے ایک وفد نے حال ہی میں مشرقی پاکستان کے وزیراعلیٰ جناب ابوحسین سرکار سے ملاقات کر کے ان کی خدمت میں انگریزی ترجمۃ القرآن کا ایک نسخہ بطور تحفہ پیش کیا۔ موصوف نے احتراماً کھڑے ہو کر شکریہ کے ساتھ اس تحفہ کو قبول کیا۔ بعد میں آپ ورق گردانی کر کے مختلف مقامات سے اس کو دیکھتے رہے دوران گفتگو میں وفد کے ممبران نے آپ کو بتایا کہ جماعت احمدیہ نے کثیر رقم خرچ کر کے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرائے ہیں۔ جن میں سے ایک انگریزی ترجمۃ القرآن ہے۔ نیز اس وقت دنیا کی کئی اور زبانوں میں بھی تراجم کئے جا رہے ہیں حکومت سپین نے اپنے ہاں تبلیغ اسلام پر جو پابندی عائد کی ہے۔ وفد نے وزیراعلیٰ سے اس کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے اس ضمن میں وفد کی گزارشات کو بہت توجہ سے سنا۔ اور اس بارے میں مناسب کارروائی کرنے کا وعدہ فرمایا۔ (مرسلہ محمد عمر ڈھاکہ)

مالی امداد کی پیشکش واپس لینے سے ایشیائی اور غیر ترقی یافتہ ممالک میں بے اطمینانی کی لہر دوڑ گئی ہے

اسوان بند کے متعلق برطانوی امریکی اعلان پر انگلستان کے اخبار "سنڈے آبزرور" کا تبصرہ

لنڈن ۲۴ جولائی۔ برطانیہ کے ایک آزاد اور با اثر اخبار لنڈن آبزرور نے مصر کے لئے مالی امداد کو اچانک واپس لے لینے کے برطانوی امریکی اقدام پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایشیائی ممالک اور غیر ترقی یافتہ ممالک میں اس اقدام سے مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ مغربی طاقتیں بھی غیر ترقی یافتہ ممالک کی مالی امداد میں وہی سیاسی مقاصد رکھتی ہیں جو روس رکھتا ہے۔ اور ہماری حکومتیں اپنے عمل سے اس کا ثبوت مہیا کر رہی ہیں۔ اخبار نے مغربی سیاست دانوں پر الزام عائد کیا کہ وہ دوسرے ممالک کی امداد کرنے کے ڈھنگ سے ناواقف ہیں۔ اور وہ روسی مقاصد کو پھلنے پھولنے کے مواقع بہم پہنچا رہے ہیں۔

ادھر حکومت امریکہ نے روسی وزیر خارجہ مسٹر شیپیلوف کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے۔ جس میں انہوں نے مصر کو اسوان بند کے لئے امداد دینے سے بالواسطہ انکار کیا ہے۔ امریکہ کے سیاسی حلقوں میں اس اعلان سے اطمینان کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔

درخواست دعا

سائیکل سے گرنے میں خاکسار کو کچھ چوٹیں آئی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(چوہدری) محمد انور دارالصدر غربی ربوہ

جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم ۲۶ اگست ۵۶ء کو وسیع پیمانہ پر کیا جائے

تمام جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم ۲۶ اگست ۱۹۵۶ء کو پوری تیاری اور شان و شوکت سے کئے جائیں۔ جماعتیں تمام انتظامات ابھی سے کر لیں۔

ناظر اصلاح و ارشاد